بسم اللہ الرحمن الرحیم

شذرات

سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

پاکی ہے اس ذات کے لئے جس نے رات کے وقت اپنے بندے کو سیر کرایا، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

یہ مکہ مکرمہ میں جو نبی الانبیاء کو واقعہ پیش آیا، اس کا زکر ہے جس میں سیر کو بیت الحرام سے مسجد اقصیٰ تک دکھایا گیا ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کا سلسلہ ہے، حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بڑا بیٹا ہے، جس کے دین کو مکہ میں عروج ہوا۔ یہاں عبادت گاہ کو مسجد الحرام کہا جاتا ہے اور جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد تھی یعنی قدس میں اس کو مسجد اقصیٰ نام دیا گیا ہے اور یہ حضرت اسحاق کی مسجد بنی، اس سیر کا مقصد برکات دکھانا مقصود تھا، ان برکات سے مراد مادی برکات ہے اور یہ تمدن میں ترقی اور ارتقاء کی بناء ہے۔

مسجد اقصیٰ اس کے مغرب میں مصر ہے اور اس کے شمال میں شام ہے اور اس کے مشرق میں عراق ہے اور یہ زراعت کے لئے بہتر قطعہ ہے۔ سمندر کے قریب ہے اور یہ بڑی اور بحیری برکات کے لئے جامع ہے اور بڑی زمین کے قطعات کے درمیان اتصال قریب ہے، مشرق میں ایشیا اور مغرب میں افریقا اور مغربی شمال میں یورپ اور مشرق شمالی میں سائبیریا، ان کے درمیان میں تفریق محفوظ ہے۔ یہ خلائقہ چائنا کے پہاڑوں سے شروع ہوتا ہے اور ہندستان کے شمال پر لمبا ہوتا ہے اور ایران پھر بلقان، پھر اٹلی۔ یہ خط جنوب اور شمال میں فاصل کی طرح ہے، پھر شمالی امتیں ان پہاڑوں کے سلسلہ سے ہیں برابر ہوں یورپ یا ایشیا میں ایک دوسرے کے قریب اور جنوبی تو ہیں اس سلسلہ کی چائنا سے اندلس اور مراکش تک ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ یہ مسجد اتصال

کے قرب پر واقع ہے اور مشرق اور مغرب کے وسط میں واقع ہے، پھر طبعی برکتیں اس کے چوگرد جمع ہیں، پھر ملت حنیفیۃ کا باپ اٹھا یعنی انسانیت کی نئی صورت، اس سے اُٹھا، پھر یہ مسجد الحرام اصلاحی نسبت ہے تمدنی مفاسد کے لئے اس کی طبیعت میں ارتقاء کے آخر میں اس کا اصلاح منسوخ ہوتا ہے۔ یہ صرف ان قوموں سے ہوگا جو بر، پہاڑوں اور صحریٰ میں رہنے والی ہیں۔ درمیانی تمدن کے صرف ملانے والی فقط تمدن کی آخر تک پہنچا، ان شہروں میں ممکن ہمیشہ نہیں ہے، پھر قومیں جو صحاریٰ میں منتشر ہیں، جنھوں نے تمدن کے لئے ابتدائیہ درجہ قطع نہیں کیا، متمدن پر ان کا غلبہ ہے جو ویران کرنے اور فساد کرنے تک پہنچا ہے اور یہ اقوام کی تہذیب کے لئے ذریعہ ہے، متمدنہ قوموں کی تہذیب کے لئے وہ ان کے تمدن کے ویرانی کے لئے ہے، لیکن فطرۃ مثل زلزلے ہیں یا پانی کے طوفان یا ہوا کا طوفان یا پہاڑوں سے آگ کا نکلنا یا وحشی قوم کے غلبہ کی طریق سے، پھر تہذیب فطری قوتوں سے یا انسانی تخریب کی صورت میں نتیجہ میں برابر ہے، پھر اگر تہذیب انسان کے ہاتھ سے ہے تو سب سے زیادہ خفیف ہے۔ لیکن فاسد تمدن کی اصلاح ایسی قوم سے ہوگا جو تمدن کے انتہا تک ہوگی، درمیانی درجہ پر نہیں بڑھے گا، عدم اسباب تمدن اُن کے شہروں میں فطرۃ کے ساتھ۔

پھر ابراہیم علیہ السلام اپنی دل میں ثابت کیا اللہ کے الھام سے کہ اسماعیل علیہ السلام بیابان میں رہے اور اس کی اولاد میں التمدن وسطی ہو وہ اس فساد کے اصلاح کے سبب بنیں گے جو مسجد اقصیٰ کے تمدن میں ہے، امام ولی اللہ نے تصریح فرمائی ہے کہ حجاز میں تمدن متوسط درجہ پر تھا، جیسے اس کے زمانے میں ہندستان کے بڑے شہروں میں تھا، اس تمدن کا مرجع حجاز میں وہ قریش مکہ میں تھے اور یہود مدینہ میں تھے اور یہ اصل تمدن کے فروع ہیں، پھر ان کی فطرت وحشی نہیں تھی۔ فاسد تمدن کے گرانے اور درست تمدن کے بناء پر قدرت رکھتے تھے۔ جس نے مادے پہلے کو اسلام کے لئے اعراب صحاری کو بنایا اور وہ ارادہ کرتا ہے کہ اسلام کو خوارق فطرۃ سے ثابت کرے اور حکمت خوارق سے ثابت نہیں ہوتی، لیکن ظاہری نظر سے۔ یہ مرد گویا کہ ارادہ کرتا ہے کہ اسلام کو حکمت

سے نکالے اور یہ غلطی کرنے والے ذہنی معلموں پر اسباب کی وجہ سے غالب ہوئے۔ پھر سبب قریب اشاعرہ کا غلبہ تھا اور سبب بعید عرب لڑائی کرنے والوں کو راضی کرنے کے لئے جو خلفاء سے لڑتے تھے کہ وہی اسلامی ہے اور اسی طرح ابن خلدون نے غلطی کی کہ اس نے ثابت کیا کہ عرب کی طبیعت فساد کے اصلاح کے قابل تھی اور عدم تعمیر کے لئے نہیں تھا اور ان کو اسلام کے لئے مادہ بنایا۔ اور اسی طرح ابن خلدون خبط میں پڑ گئے۔ جب ثابت کیا کہ عرب کی طبیعت فساد کی صلاحیت رکھی ہے اور منہدم کی، نہ کہ تعمیر کی اور بنایا ان کو اسلام کے لئے مادہ۔ پس وہ اسلام جو عرب کے دور میں تھا، گویا کہ وہ غیر متمدن ہے۔ پس جب اہل فارس اور اہل روم داخل ہوئے، بارغ ڈور پر اور اسلام کو قبضہ کیا تو متمدن ہوگئے اور وہ دعوت کی بنیاد ہے۔ جرجی زیدان کی دعوت کی اور غوستاف لوبون کی اور یہ اصل میں عرب کو تمدن کے صلح نہیں قرار دیتے۔ نہ رومی اور اور فارس کے توسط سے۔ پس عرب ہمیشہ تقدم تمدن سے روکنے والے رہے۔ پس اگر انسانیت ارادہ کرے تقدیم تمدن کو انسانیت کو خالص بنانے پر دین عرب کی قید سے اور یہ سارا مبنی ہے، صحرائی بدومی پر۔ بے شک صحرائی اعرابی جو جانتے نہیں تھے مگر تخریب کو اور تمدن کے لئے عذاب ہے اور اس طرح نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کا مادہ نہیں ہے مگر اولاد ابراہیم جو ٹھہرے ہیں بادیہ میں اور ان کے لئے اتصال ہے اقوام متمدنہ کیساتھ اور مدنی ممالک کے ساتھ اور وہ صلاحیت رکھتے ہیں، غالی فاسد تمدن کی اصلاح کی۔ جو واصل ہے عوام کو شریفوں کی غلامیت تک۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا مغلوب فاسد عالم کی اصلاح کا تو مبعوث فرمایا اولاد ابراہیمؑ سے ایک نبی جو مسجد حرام کے رہنے والے ہیں۔